پروفیسر تاثیر وجدانؔ ۔ ملتان

شام

ایک دوست کی مرگِ ناگہاں پر نوحہ !

تری رفاقت میں کٹنے والے چمکتے ایام بجھ چکے ہیں

اور اب خلا زارِ دید میں

رُک گئی ہیں شامیں ، عذاب بن کر

عجیب منظر ہے جھٹپٹوں کا

اُمڈتے سایوں کے کیسے خطے میں آ رُکا ہوں

کہ دُوریوں پر ،

حزیں نگاہوں کی رازجُویانہ ، نرم جُنبش

سکوتِ سنگیں میں ڈھل گئی ہے

بچھڑنے والے شگفتہ خاطر بُزرگ شاعر !

ترے کمالِ نواگری کی ، سُرور آگیں ، ہری بھری رُت

وہ ایک رُت اب کہاں سے لائے —— ؟

جو شام کے اِس اُداس معبد میں زمزموں کے دیئے جلائے